مرثیہ

آج کیوں قیدیٔ زندانِ بلا روتے ہیں | کس لئے اہلِ عزا آج سوا روتے ہیں
کیا ہوا کیوں حرمِ شاہِ ہدا روتے ہیں | کس لئے خوگرِ تسلیم و رضا روتے ہیں

آئی کیا تازہ بلا غم کے گرفتاروں پر
کونسا کوہِ الم گر پڑا بیچاروں پر

ان غریبوں کا مددگار کوئی ہے کہ نہیں | شام والوں میں طرفدار کوئی ہے کہ نہیں
مونس دیا و دو غمخوار کوئی ہے کہ نہیں | واقفِ حالِ دلِ زار کوئی ہے کہ نہیں

جانتا کون ہے کیوں روتے ہیں باہم قیدی
کیا ہوا کرتے ہیں کیوں شیون و ماتم قیدی

غور سے بین سُنے جب تو ہوا یہ معلوم | مر گئی قیدِ ستم میں کوئی بچی معصوم
ہے عزیزوں کے دلوں پر الم و غم کا ہجوم | کہہ رہی ہے بصد اندوہ یہ کوئی مغموم

ہیکے دکھ جانبِ فردوس سدھاری افسوس
خون اب تک ترے کانوں سے ہے جاری افسوس

www.emarsiya.com

ایک دن تھا تجھے سینے پہ سُلاتے تھے حسینؑ | آج بے جان ہے تو خاک پہ اے نورالعین
کچھ خبر تجھ کو نہیں کرتی ہیں ماں بہنیں بین | یہ تو کہہ کیسے ہمیں تیرے بغیر آئے گا چین

کیسی خاموش ہے مُنہ اشکوں سے دھونے والی
رولے اک بار پھر اے باپ کو رونے والی

جس طرح عشقِ پدر میں ہوئی دادی بیجاں | ہوئی پوتی بھی اسی طرح پدر پر قرباں
غسل کے وقت ہوا تھا یہ عزیزوں پہ عیاں | پہلوئے فاطمہؑ زہرا پہ ہے ایذا کے نشاں

اے سکینہؑ مرا اس غم سے جگر زخمی ہے
تو نے کھائے ہیں وہ دُرّے کہ کمر زخمی ہے

شمر کے ہاتھ سے تجھ کو جو بچایا نہ گیا | ہم تھے مجبور۔ رسن بستہ۔ کوئی زور نہ تھا
شکوہ عباسؑ چچا سے نہ ہمارا کرنا | پیار کرنا علی اصغرؑ کو یہ کہنا ۔ بیٹا

یاد ہے پیاس مجھے اے مرے جانی تیری
ملے پانی تو کروں فاتحہ خوانی تیری

ہیکے دکھ مر گئی افسوس یتیم شبیرؑ | باپ کے غم میں جسے رونے نہ دیتے تھے شریر
کفن و دفن کی تدبیر کریں کیسے اسیر | ایک وارث ہے مگر بستۂ طوق و زنجیر

ضعف سے ہلنے کی طاقت نہیں تھراتا ہے
خاک سے سر جو اٹھاتا ہے غش آ جاتا ہے

کھولا دربانوں نے دروازۂ زندانِ بلا | آہ و زاری کا اسیروں میں سوا شور ہوا
ایک بیمارِ حزیں۔ درد و الم کا مارا | دو مری بیڑیاں پہنے ہوئے باہر آیا

گود میں ایک جنازہ لئے تھراتا ہے
لڑکھڑاتے ہیں جو پاؤں تو ٹھہر جاتا ہے

شامیوں سے بصد اندوہ کیا اس نے بیاں | اے تماشائیو۔ مجھ پر کرو اتنا احساں
کہو کس سمت ہے اس شہر میں وہ قبرستان | دفن مظلوم غریبوں کے جنازے ہیں جہاں

نہ سہارا۔ نہ کفن چاہیئے زنہار مجھے
قبر ہے اپنی بہن کے لئے درکار مجھے

راہگیروں نے ترس کھا کے یہ قیدی سے کہا | دے جنازہ ہمیں۔ ہم ہاتھ بٹائیں تیرا
کانپ کر شرم سے بیمارِ الم کہنے لگا | غیر ہاتھ اس کو لگائیں یہ نہیں ہو سکتا

جگرِ شافعِ محشر کا جنازہ ہے یہ
دخترِ سبطِ پیمبرؐ کا جنازہ ہے یہ

اس بیاں سے ہوئے دل اہلِ تماشہ کے ملول | دفن کر آیا بہن کو خلفِ سبطِ رسولؐ
بس ظہورؔ جگر افگار۔ مناسب نہیں طول | دیکھ مجلس میں ہیں موجود علیؑ اور بتولؑ

باندھ کر دستِ ادب عرض کر امداد کریں
قید و بندِ غم و ہم سے تجھے آزاد کریں

www.emarsiya.com

مرثیہ

کسی معصوم نے جب شام کے زنداں میں دم توڑا | اسیری نے اسیروں پہ عجب کوہِ الم توڑا
ستم کی آندھیوں نے غنچۂ شاہِ امم توڑا | کہا سجادؑ نے پھر دل مرا اے ضربِ غم توڑا

کروں تدبیر کیا غسل و کفن کی بے وطن ہوں میں
مقفل قید خانے میں گرفتار رسن ہوں میں

علیؑ مرتضیٰ مشکل کشا، امداد کو آئیں | پڑی ہے خاک پر نعشِ سکینہؑ دیکھ تو جائیں
ذرا دادی جنابِ فاطمہؑ تکلیف فرمائیں | دلائیں غسل پوتی کو کفن پہنائیں دفنائیں

ردائیں لٹ چکیں ملبوس پرزے ہیں اسیروں کے
اٹھائے جائیں گے احساں نہ ہم سے راہگیروں کے

یزید اپنے محل میں بسترِ عصیاں پہ سوتا تھا | علیؑ مرتضیٰ نے خواب میں ناری کو ٹھکرایا
کہا شیرِ خدا نے کھول آنکھیں بے سگ دنیا | ہمارے صبر سے ایسا بڑھا ہے حوصلہ تیرا

ستا کر آلِ پیغمبرؐ کو نازاں ہو رہا ہے تو
رسول اللہؐ کو بے چین کر کے سو رہا ہے تو